69742-ایڈز کا مریض شخص ایڈز کی مریضہ عورت سے شادی کرسکتا ہے

سوال

میرا سوال بھی سوال نمبر (11137) کے مشابہ جس میں ایڈز کے مرض کے شکار شخص سے شادی کرنے کا حکم دریافت کیا گیا ہے، میری حالت بھی تقریبا اسی کے مشابہ ہے میں ایک ایسی عورت سے شادی کرنا چاہتا ہوں ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق اسے ایڈز کی بیماری لاحق ہے، اور یہ وائرس بہت ہی کم ہے حتی کہ اس کا منکشف ہونا ممکن نہیں.

مذکورہ عورت نے پہلے بھی شادی کی تھی اس کا ایک چار سالہ بچہ بھی ہے، ان دونوں کو یہ وائرس منتقل نہیں ہوا، مجھے علم ہوا ہے کہ کچھ علماء کرام ایسی شادی کو حرام کہتے ہیں، اور کچھ اس کی اجازت دیتے ہیں، آپ نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے اسے طرفین کے علم سے مشروط کیا ہے، لیکن میرے درج ذیل سوالات ہیں :

اول :

اگر اس کے تعلقات میں بچاؤ اختیار کیا جائے تو کیا اس کے شادی کرنا جائز ہے ؟

دوم :

اگر دونوں جماع اور وطئ نہ کرنے پر متفق ہوں تو کیا ایسی عورت کے لیے شادی کرنا جائز ہے ؟

سوم :

کیا اس عورت کے لیے کسی ایسے شخص سے شادی کرنا جائز ہے جو اللہ کو راضی کرنے کے لیے اس عورت کی خواہش پوری کرنا چاہتا ہو؟

پسندیدہ جواب

سوال نمبر (11137
) کے جواب میں ایڈز کے مریض سے شادی کرنے کا حکم بیان کیا جاچکا ہے، وہاں ہم یہ
کہہ چکے ہیں کہ :

"شادی اسی صورت میں کی جائیگی جب اپنی حالت کو بیان کردیا جائے
کہ مجھے فلاں فلاں مرض لاحق ہے، اگر وہ اس پر راضی ہوجائیں تو ٹھیک ہے وگرنہ شادی

نہیں کرسکتا؛ کیونکہ جب وہ اپنی حالت کو چھپائے گا تو یہ انہیں دھوکہ دینے کے مترادف ہے، اور فراڈ کررہا ہے.

کیونکہ ہوسکتا ہے اس عورت کی بیماری اس کے خاوند کولگ جائے، یا پھر خاوند کی بیماری بیوی میں منتقل ہوجائے، اوراسی طرح ان کے بعد انکی اولاد کو بھی لگ سکتی ہے لیکن اگر وہ آپ کے ساتھ شادی کرنے پر راضی ہو اور اللہ کی تقدیر پر راضی ہوتے ہوئے شادی کرلے تو اس میں کوئی حرج نہیں"

سائل کے لیے کسی تندرست یا مریض عورت سے شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ سائل شادی سے قبل اسے اپنی بیماری کے بارہ میں واضح طور پر بتادے، اور اگر عورت اور اس کے گھر والے شادی پر موافق ہوجائیں اور آپ دونوں مباشرت کی رغبت رکھتے ہوں تو بیماری سے بچاؤ کے لیے آپ کنڈوم استعمال کرسکتے ہیں.

ملک سعود یونیورسٹی میں شعبہ متعدی امراض کے چئیرمین اور مشیر ڈاکٹر عبداللہ الحقیل کا کہنا ہے :

"ایڈز کی بیماری کے شکار شخص کی شادی میں بہت مشکلات ہیں؛ کیونکہ یہ بیماری دوسروں میں منتقل ہونے کا رئیسی سبب جنسی تعلقات قائم کرنا ہے، اور اس بیماری کا شکار خاوند یا بیوی جنسی تعلقات قائم کرتے وقت کنڈوم استعمال کرے تو بیماری کے عدم انتقال سے بہت زیادہ بچاؤ ہوسکتا ہے.

لیکن دوسرے فریق چاہے وہ مرد ہو یا عورت کو اس کا مکمل علم ہونا چاہیے کہ جس چیز کا وہ مستقبل میں منتظر ہے اس کے لیے مشکلات ہونگی"

ماخوذ از : جریدۃ الوطن عدد نمبر (522) سال دوم بروز منگل 21 ذوالحجہ 1422ھ الموافق 5 مارچ 2002 میلادی.

ازدواجی زندگی صرف مباشرت وجماع کا نام نہیں، اس لیے اگر آپ دونوں جماع نہ کرنے پر متفق ہوں تو آپ اس عورت سے شادی کرسکتے ہیں، کیونکہ مرد کو عورت یا عورت کو مرد کی صرف جنسی ضرورت نہیں ہوتی، بلکہ اس کے علاوہ بھی بہت سارے امور ہوتے ہیں جس کی بنا پر مرد و عورت آپس میں شادی کرتے ہیں، مثلا دیکھ بھال اور حفاظت اور نان و نفقہ اور انس و محبت اور اطاعت و فرمانبرداری پر ایک دوسرے کی معاونت.

بلکہ طرفین میں سے کسی ایک کی محبت دوسرے کو شادی کرنے پر آمادہ
کرتی ہے، اوراسی طرح اس چھوٹی لڑکی کی شادی جو جماع کی متحمل نہیں اسکا نکاح بھی
شرعی ہوچکا ہے ان میں جماع نہ بھی ہو.

اس بنا پر آپ دونوں کی شادی اور جماع نہ کرنے میں متفق ہونے پر
کوئی حرج نہیں.

جمہور علماء کرام کے ہاں تو عقل و دانش والے شخص کا مرض الموت
میں شادی کرنا صحیح ہے، اس حالت میں اسے جماع کی کیا ضرورت ہے جس کی بنا پر وہ شادی
کریگا بلکہ وہ تو اپنی دیکھ بھال کے لیے شادی کر رہا ہے ؟!

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

ایک مریض نے بیماری کی حالت میں شادی کرلی تو کیا یہ عقد نکاح
صحیح ہوگا ؟

شیخ الاسلام کا جواب تھا :

" مریض کا نکاح صحیح ہے، جمہور علماء کرام صحابہ کرام اور تابعین
عظام کے قول کے مطابق عورت وارث ہوگی اور بالاتفاق مہر مثل کی مستحق ہوگی، اس سے
زیادہ کی نہیں " انتہی

دیکھیں الفتاوی الکبری (99/3).

اور شیخ الاسلام کا یہ بھی کہنا ہے :

"" مریض کا نکاح صحیح ہے، جمہور علماء کرام صحابہ کرام اور
تابعین عظام کے قول کے مطابق عورت وارث ہوگی اور بالاتفاق مہر مثل کی مستحق ہوگی،
اس سے زیادہ کی نہیں " انتہی

دیکھیں : الفتاوی الکبری (466/5).

واللہ اعلم.